Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Syllabus of Islamic Education of High Classes in Azad Kashmir's Govt. Schools

آزاد کشمیر کے سرکاری مدارس میں وسطانوی جماعتوں میں اسلامیات کے نصاب کا جائزہ

Syed Hamid Ur Rehman Shah
PhD scholar MY University Islamabad, syedsafiurrehmanshah@gmail.com

Jahangeer Khan
PhD scholar MY University Islamabad, jahangeerkhanthalla@gmail.com.pk

Abstract

According to the Quran and Hadith, the importance, fundamentals, and syllabus of education are based on the Holy Quran. The Holy Prophet S.A.W.W. emphasized the fundamental importance and syllabus of education, highlighting the Holy Quran as a comprehensive source of knowledge. The thesis explores the background of education in the light of the Quran and Hadith, including an analysis of the Islamic studies syllabus at the middle level in Government Schools of AJK. The solution to the identified issues is presented in alignment with the teachings of the Holy Quran. Islamic education is deemed mandatory for all Muslims, as the learning of the Quran and Hadith is inseparable from Islamic studies. As Muslims, it is imperative that we incorporate Islamic studies into our curriculum at schools, colleges, and universities. Through Islamic studies, we can acquire knowledge of Islamic rules and a way of life. The government is

CC BY

actively engaged in promoting the teaching of Islamiyat, underscoring the importance of Islamic education. This research emphasizes the significance of Islamic education and Islamiyat, asserting that Islamic education serves as the foundation for all learning, achievements, and successes. It is crucial to educate our nation through Islamiyat and Islamic education. This research work will employ Chicago Manual methods and adhere to ISO standards.

Keywords: Syllabus, fundamental, education, source, solution

تعارف

اسلام کا نظام تعلیم وتربیت اس نقطہ نظر کے گرد مرتب ہوتا ہے کہ یہ نظامِ حیات اللہ کا عطا کردہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے ذریعے پہنچا ہے اسلامی نظام تعلیم میں اعلی و قطعی ماخذ وحی ہے۔ اسلامیات کی تعلیم ہمارے سرکاری سکولوں میں شروع سے ہی دی جارہی ہے، اسلامی تعلیم کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ کام نظر سے نہیں گزرا، اس لیے اس موضوع پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، تعلیم و تعلم اسلام کا بنیادی اور خاص کام ہے اور تعلیم کا سلسلہ زمانہ نبوی ﷺ سے جاری وساری ہے اور ان شاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

وحی کی تعریف

قرآن مجید کی بنیاد وحی الہی ہے یہ بات واضح ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی مختلف شکلوں اور مختلف انداز میں نازل ہوئی تھی۔ وحی کا ایک حصہ وہ ہے جو قرآن مجید میں محفوظ ہے اور ایک حصہ وہ ہے جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس کا ذکر سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ قرآن مجید کا تعلق وحی کی کس قسم سے ہے۔ قرآن مجید کی تعریف:

القرا ن هو الكلام الله المنزل على محمد صلى الله عليه و سلم المعجز بسو رة منه المتعبد بتلا وته المكتوبُ فى العاحف المنقو ل الينا بين دفتى المصحف نقلا متواتر۔

قرآن مجید کا ابتدائی تعارف ہی منزل قرآن سے کرایا گیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالی کی طرف سے اتارے جانے کا ذریعہ وحی الہی ہے وحی کسے کہتے ہیں وحی اور ایحاءُ عربی زبان کے الفاظ ہیں اُن کے معنی ہیں جلدی سے کوئی اشارہ کر دینا۔(1)

CC BY

الاشارۃ السر یعۃ بلطف یعنی جلدی سے لطیف انداز میں کوئی ایسا اشارہ کر دیا جائے کہ سمجھنے والا مطلب سمجھ جائے۔

لغت میں وحی کا لفظ جس مفہوم میں استعمال ہوا ہے اس کی مثالیں کلام عرب میں کثرت سے ملتی ہیں۔

اور یہی لفظ اپنے لغوی مفہوم میں کلام پاک میں بھی کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ ([2])

تمھارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

اس طرح دوسری جگہ ارشاد ہوا۔

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِيْهِ‌ۚ([3])

ہم نے موسیٰ کی ماں کے دل میں فوراً یہ بات ڈال دی کہ بچے کو دودھ پلانا شروع کرو۔

قرآن حکیم میں علم اور تحصیل علم کی اہمیت کو متعدد آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ‌ۙ-وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ‌- - ([4])

تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔

علم کی فضلیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ نے اپنی ذات اور فرشتوں کے ساتھ تو منصف مزاج اہل علم لوگوں کو بھی اپنی توحید پر گواہ ٹھہرایا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ([5])

گواہی دی اللہ نے بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے وہ عدل کے ساتھ قائم ہے۔

یہاں علم سے مراد وہ علم ہے جس کے باعث انسان اپنا فریضہ بندگی بہتر طور پر انجام دے سکے۔ لفظ بندگی کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے

بندگی صرف نماز روزے کا ہی نام نہیں بلکہ ہر معاملے میں اللہ عزوجل کی خوشنودی کو پیش نظر رکھنے کا نام ہے۔ اور بندگی میں صرف یہ ہی نہیں آتا کہ ہم خود نیک بن جائیں بلکہ یہ بھی بندگی کا حصہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعے پیغام پہنچایا تھا اُسے ہم مخلوق تک پہنچائیں۔ یعنی اُس کے دین کو پھیلائیں۔ تمام تعریفات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کے مطالعے سے جو ہدایت بنی نوع انسان کو ملی ہے وہ بامقصد تعلیم کی ہے۔ قرآن مجید میں بنی نوع انسان کی پیدائش کا ایک ہی مقصد بتایا ہے ارشاد باری تعالی ہے: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا ([6])

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بے کار پیدا کیا" اگلی آیت کریمہ اس کی تفسیر ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ([7]) "میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

CC BY

حاصل مطالعہ یہ ہے کہ انسان کا اپنے رب کو پہچاننا اور نبی ﷺ کی اطاعت اور اتباع اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ علم حاصل کرے قرآن مجید میں علم کی بے شمار صفات گنوائی گئی ہیں اسی طرح احادیث نبوی ﷺ سے تعلیم کی اہمیت اور فضیلت کا پتا چلتا ہے۔

آپ ﷺ نے علم سیکھنے اور سیکھانے کو نہ صرف پسند کیا بلکہ خود معلم ہونے پر فخر فرمایا۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں آئے تو دو جماعتیں بیٹھی تھیں ایک جماعت ذکر و شکر میں مشغول تھی اور دوسری جماعت کے لوگ سیکھنے اور سیکھانے میں لگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دونوں جماعتیں نیک کام میں لگی ہوئی ہیں لیکن ان میں سے ایک جماعت دوسری جماعت سے افضل ہے یہ لوگ ذکر الٰہی اور دعا میں لگے ہوتے ہیں اور دوسری جماعت دین سیکھانے میں لگی ہوئی تھی اور مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا یہ کہہ کر آپ ﷺ اسی جماعت کے ساتھ بیٹھ گئے۔([8]) رسول ﷺ کا ارشاد ہے: انما بعثت معلما۔ ([9]) بلاشبہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

معلم انسانیت آپ ﷺ نے بعثت کے بعد تعلیم و تربیت پر بہت توجہ دی اور منہج رسالت کو نبوت کا خاصہ قرار دیا۔

اور اسی منہج تعلیم و تربیت سے معلم اول آپ ﷺ تھے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایس انہیں جس کے حوالہ سے اس میں راہنمائی موجود نہ ہو اور اس

ہدایت وراہنمائی کی تکمیل اللہ تعالی نے ایسی ذات مقدس کے ذریعے کی جو بے حد اوصاف کی مالک تھی۔ عہد نبوی کے منہج تعلیم و تربیت اور اصلاح

معاشرے کے لیے ہمارے ہاں نصاب تعلیم مرتب کیا جائے تا کہ ایسا معاشرہ پروان چڑھے اور نوجوان نسل اسلام کے بہترین داعی بن سکیں۔

قرآن پاک کی رو سے رسول ﷺ کا سب سے بڑا منصب اللہ عزوجل کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانا اور انھیں کھول کھول کر بیان کرنا۔

ارشاد باری تعالی ہے۔: وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ([10])

"اور ہم نے آپ ﷺ کے اوپر ذکر اتارا تا کہ لوگوں کو کھول کھول کر بیان کریں جو اُن کی طرف اتاری گئی ہیں تا کہ وہ تفکر کریں۔

ریاست جموں وکشمیر کا تعارف

OPEN ACCESS
CC BY

ریاست جموں و کشمیر ایشیاء کے تقریباً وسط میں اور برصغیر پاک وہند کے عین شمال میں واقع ہے۔ چنانچہ ایشاء کے دل اور برصغیر کے تاج کے نام سے پکارا جاتا ہے۔(11)

صابر آفاقی اپنی کتاب تاریخ کشمیر اسلامی عہد میں لکھتے ہیں کہ مما لکتوں کی خصوصیات ان کی گزشتہ تاریخ طبعی ماحول سے بھی متعین ہوتی ہے۔

برصغیر پاک وہند کے کسی علاقے کے جغرافیہ نے اس کی تاریخ کو اتنا موثر نہیں کیا جتنا کشمیر کو متاثر کیا ہے۔(12)

یہ وسیع اور حسین ترین وادی ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے۔ کشمیر کے قدرتی خدوخال نے برائے راست کشمیر کی تاریخ کو اتنا متاثر نہیں کیا جتنا اس کے اونچے اونچے پہاڑی سلسلے نے کیا جنھوں نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ کشمیر میں انسانی آبادی قبل مسیح سے بھی ایک ہزار سال پہلے کی ہے۔ راج ترنگنی کے مصنف سمیت دیگر مورخین نے بھی یہ بات لکھی ہے کہ کشمیر برفانی علاقہ تھا اور یہاں موسم گرما میں باہر سے انسان آتے تھے اور سردیوں میں واپس چلے جاتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ برف پگھلی اور انسانوں نے یہاں سکونت اختیار کی۔ پہلا انسان بڑھاپے اور ضعف کے باعث یہاں ہی قیام پذیر ہو گیا اور وہ زندہ رہا۔ اس کے رشتہ دار جو اس کو چھوڑ گے تھے اس کو زندہ دیکھ کر وہ بھی یہاں قیام پذیر ہو گئے۔ راج ترنگنی نے اس کے نام چندرر اد یو لکھا ہے۔(13)

ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی کے مطابق وادی کشمیر جو اس سے پہلے، "ستی سر" جھیل کہلاتی تھی جس کا پانی خارج کر کے اس نام "کاسمیرا" کس سے مراد پانی اور سمیرا سے مراد ایسی جگہ جہاں ہوا کے ذریعے پانی خارج کر دیا گیا ہو۔

ایک اور توضیح کے مطابق کشمیر دو لفظوں کس اور میر کا مرکب ہے کس سے مراد نالا اور میر سے مراد پہاڑ ہے۔ گویا کہ کس میر کا مطلب نالوں اور پہاڑوں کا ملک ہے۔(14)

مرزا شفیق لکھتے ہیں ابتداء میں کشیب اور میر کی ترکیب سے اس ملک کا نام کشیپ میر تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پہلے کشیب میر اور پھر کاش میر اور بالا آخر کشمیر کی صورت اختیار کر گیا۔(15)

ا۔ عرف عام میں لفظ کشمیر ان علاقوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو 84471 مربع میل پر مشتمل ہے۔ بطور خاص لفظ کشمیر اس وادی کے لیے استعمال ہوتا ہے جو 80 میل لمبی اور 34 میل چوڑی ہے۔(16)

2۔ کشمیر کا رقبہ بقول امان اللہ خان 84494 مربع میل ہے۔(17)

3۔ جی ایم لکھتے ہیں کہ جموں کشمیر کا کل رقبہ 84471 مربع میل ہے۔(18)

محمد بن فوق کے مطابق کشمیر میں ہندو راجوں کے اکیس خاندان تھے جنھوں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی چار ہزار پانچ سو سال تک بڑی شان و شوکت سے حکومت کی۔ اسی دور میں ایک شخص رنچن نے اسلام قبول کیا چونکہ شاہ میر جانتا

CC BY

تھا کہ رنچن ایک عظیم سیاست دان اور خطرات میں کو دپڑنے والا آدمی ہے شاہ میر اور رنچن کے درمیان گفت وشنید ہوئی کہ آنے والی صبح کو سب سے پہلے جو جس آدمی کو دیکھے گا اُس کا مذہب قبول کرے گا۔ اللہ کا فضل یہ ہوا کی رنچن شاہ کی نظر ایک مسلمان فقیر بلبل شاہ پر پڑی اور وہ مسلمان ہو گیا اور صدر دین نام اختیار کیا۔ گویا رنچن نے ایک صوفی بزرگ شرف الدین بلبل شاہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اپنا نام صدر الدین رکھا۔ (19) **1323**ء میں صدر الدین کی وفات کے بعد راجہ سہدیو کا بھائی اودیان دیو حکومت پر قابض ہو گیا وہ پندرہ برس ۱۳۲۳ء تا ۱۳۳۸ء تک حکومت کرنے کے بعد انتقال کر گیا تو اُس کے بعد اُس کے ایک وزیر شاہ میر نے جو ہزارہ سوات کا رہنے والا تھا حکومت پر قبضہ کر لیا شاہ میر نے سلطان شمس الدین کا لقب اختیار کیا وہ کشمیر کا پہلا با قاعدہ مسلمان حکمران تھا۔ جس نے کشمیر میں شاہ میر خاندان کی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ [20]

۱۸۱۹ء میں کشمیر پر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حملہ کیا اور افغان حکمرانوں کو شکست دے کر کشمیر پر قبضہ کیا۔ ۱۸۴۶ء تا ۱۹۴۷ء تک کا دور ڈوگرہ حکمرانوں کا سیاہ دور تھا۔ اسی دور میں ۱۸۳۲ء میں ڈوگرہ نے ریاست پونچھ میں ظلم کی انتہا کی بطور خاص تحصیل سدھنوتی کے سدھن سرداروں سبز علی خان اور ملی خان اور اُن کے ساتھیوں کی زندہ کھالیں کھینچوائیں۔ ان کی کھالیں سینے تک اڈھیڑ دی گئی خون اُن کے بدن سے بہہ رہا تھا اور منگ کے پہاڑوں میں اللہ اکبر کی صدا گونج رہی تھی اللہ کے ان مجاہدوں کی تاریخ آج سنہری حروف سے لکھی ہوئی ہے۔ (21)

گلاب سنگھ نے اپنے دور میں اپنے سامنے زندہ انسانوں کی کھالیں کھینچوائیں لیکن اللہ کے فضل سے وہ لوگ ثابت قدم رہے اور اپنے اکابرین کے نقش قدم پر رہے۔ (22)

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو آزاد کشمیر حکومت کی با قاعدہ تشکیل ہوئی جس کا صدر مقام جونجال ھل کے مقام پر رکھا گیا۔ جونجال ھل گاؤں پلندری اور تراڑ کھل کے درمیان ایک پہاڑی کی چوٹی پر قائم ہے۔ جو نجال ھل ایک نہایت ہی پر فضا مقام ہے اور طرح طرح کے سرسبز درختوں کے گھنے جنگلات میں گھیرا ہوا تھا۔ آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کے پہلے صدر بیرسٹر سردار محمد ابراہیم خان کو نامزد کیا گیا پاکستان ایک اسلامی اور نظریاتی مملکیت ہے مسلمانان پاکستان کا اس بات پر ایمان ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور جامع نظام زندگی ہے ہماری فلاح اور کامیابی اور ہمارے ملک کی ترقی اور خوشحالی اسی نظام زندگی پر عمل کرنے میں مضمر ہے تعلیم وتربیت اور اصلاح ومعاشرہ آپ ﷺ کے مقاصد بعثت میں سے ایک بنیادی مقصد تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی ذمہ داری کو با احسن وخوبی انجام دیا۔ اسی لیے راقم نے اپنے مقالہ میں قرآن وحدیث میں تعلیم کا مفہوم اہمیت واسلام میں تعلیم ارتقاء اور معلمین کے کردار اور وسطانوی مدارس میں اسلامیات کے نصاب کا جائزہ لیا۔

CC BY

پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد پہلی مرتبہ جو تعلیمی کانفرنس قائد اعظم کی زیر نگرانی منعقد ہوئی اُس کانفرنس کی صدارت وفاقی وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن نے کی۔ قائد اعظم اس کانفرنس میں خود شریک نہیں ہوئے تھے۔ البتہ انہوں نے وفاقی وزیر تعلیم کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا۔وہ پیغام یہ تھا کہ ایک خالص اسلامی نظریہ حیات سے ہم آہنگ تعلیمی نظام مرتب کیا جائے۔(23)

چونکہ اسلامی نصاب کا بنیادی اساس آپ ﷺ نے تعلیم کے لیے قرآن کریم کو مرکزی نصاب قرار دیا ہے جو پوری انسانی زندگی کے لیے ایک جامع رہنما کتاب اور علم و تعلیم کے لیے سب سے بڑا قوی ذریعہ ہے۔ یہ نظام ہدایت اللہ تعالی کا عطا کردہ ہے جو نبی ﷺ کے ذریعے اانسانیت تک پہنچا ہے۔

آج ہمارے نوجوان پرنٹ الکٹرانک میڈیا جس میں ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ کی سنگینی اور بے جا استعمال نے نونہالان کو بری طرح متاثر کیا ہے

عصر حاضر میں نوجوانان اسلام کی زبو حالی اور پھر عملی راہ روی میں سیکولر میڈیا کا بڑا کردار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے ہم نے اپنے اکابرین کے منہج سے بے اعتنائی برتی۔ اور اسلامی حاملین کی توجہ اس طرفمبذول نہ رہی جس کی وجہ سے سیکولرازم کے بانیوں نے اس میدان میں اپنے جوہر دیکھائے۔

جب ہمارا معاشرہ اپنے اکابرین اپنی روایات واقدار پر گامزن تھاتب ہمارے بزرگ ہماری نانیاں، دادیاں، بچوں کو قصول کہانیوں کے ذریعے اچھائی کا درس دیتی تھی۔ تب اچھے معاشرے کی تشکیل اچھے افراد کی تشکیل کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ لیکن آج اس کے برعکس انٹرنیٹ، ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل فون نے لے لی ہے جو اچھائی سے زیادہ برائی کی ترغیب کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے والدین بہن بھائیوں کی موجودگی میں ایس ایم ایس اور فون کالز میں مصروف رہتے ہیں اور انھیں تنبیہ کرنے کا کوئی رواج نہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر بے راہ روی اور اخلاق زوز واقعات بڑھتے جارہے ہیں اور دور دور تک اُن کے سدھار کی کوئی صورت دیکھائی نہیں دے رہی آپ ﷺ کا منہجِ تربیت یہ ہے کہ اپنی ذات کو نمونہ عمل پیش کیا جائے۔ جیسا کہ غزوہ خندک میں آپ ﷺ نے بنفس نفیس کدال لے کر نہ صرف شامل ہوئے بلکہ اُس کی قیادت بھی فرمائی، قرآن میں ارشاد باری تعالٰی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (24)

البتہ تحقیق تمھارے لیے رسول ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

اصل میں مقاصد کی تشکیل میں قرآن وسنت سے اخذ شدہ اقدار ہی سب سے بڑا سر چشمہ ہیں۔ اسی سر چشمہ کی روشنی میں اپنے مقالہ میں یہ نکات بیان کیے ہیں کہ اسوہ حسنہ سے فیض حاصل کر کے ہی ملت اسلامیہ کے نونہلان کی تعلیم و تربیت کی جاسکتی ہے۔

سرور دوعالم ﷺ کی تربیت کا منہج یہ تھا کہ ایمان کے بعد آپ ﷺ کتاب ہدایت قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔([25])

خوش نصیب ہیں وہ نوجوان جن کی زندگیاں قرآن وسنت سے وابستہ ہیں لیکن ہمیں اپنی نوجوان نسل کی تعلیم وتربیت جس انداز میں کرنی ہے جس طرح نبی ﷺ نے تعلیم وتربیت کے لیے ہدایات دی اور نوجوان نسل کی تربیت دے کر امت مسلمہ کے لیے رہتی دنیا تک نمونہ ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارا نصاب فرمودات نبوی ﷺ کی روشنی میں مرتب ہو۔

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْؕ-اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ([26])

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالی نے نبی ﷺ کے فرائض نبوت کا ذکر فرمایا ہے۔

1۔ اللہ تعالی کی آیات تلاوت کرنا۔ 2۔ کتاب اللہ کی تعلیم۔ 3۔ حکمت کی تعلیم دینا۔ 4۔ مومنوں کو پاک کرنا۔

وحی کے ذریعے بندوں کو ان باتوں کی تعلیم دی جاتی ہے جو وہ محض اپنی عقل اور حواس سے معلوم نہ کر سکیں۔

اس ہدایت اور راہنمائی کی تکمیل اللہ تعالی نے ایسی ہستی کے ذریعے کی جو بے حد اوصاف کی مالک تھی۔ اللہ تعالی زندہ قیوم رحمت اور شفقت کی زرزانیوں کا سر چشمہ اور مصور ہے کہ اللہ تعالی کا اپنے بندوں سے تعلق بیگانگی اور اجنبیت کا نہیں بلکہ پیار و محبت کا ہے وہ ذات دنیا میں انسان کی اصلاح اور تدبیر کا اہتمام کرتی ہے۔

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِؕ-فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ([27])

اس طرح اے نبی ﷺ یہ قرآن عربی ہم نے تمھاری طرف وحی کیا ہے تاکہ لوگ آپ ﷺ بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اس کے گردو پیش رہنے والوں کو خبردار کریں اور جمع ہونے والے دن سے ڈرائیں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اسلام ایک جامع ہمہ گیر اور کامل دین ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًاؕ ([28])

آج میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے اسلام کی تکمیل حضور ﷺ کی بعثت ان پر آخری کتاب قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہو

OPEN ACCESS
CC BY

ئی۔رسول ﷺ کو منصب نبوت عطا فرمانے کے بعد اللہ تعالی نے ان پر جو پہلی وحی نازل فرمائی وہ سورت العلق کی پہلی پانچ آیات نازل فرمائی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ([29])

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کع جمع ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی،پڑھو اور تمھارا رب بہت کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا وہ علم جو انسان نہیں جانتا تھا۔

معلم اول حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد ہے۔انما بعثت معلما ([30])

بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔

معلم انسانیت نے بعثت کے بعد تعلیم و تربیت پر توجہ دی اور اسی تعلیم و تربیت کی آبیاری کے لیے محنت کے تین بنیادی عناصر ہوتے ہیں۔اساتذہ نصاب اور تعلیمی ادارہ تینوں عناصر اپنی اصلیت سے بہت دور ہیں۔آپ ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم کو مرکزی نصاب قرار دیا ہے جو پوری انسانی زندگی کے لیے ایک جامع اور رہنما کتاب ہے۔یہ نظام ہدایت اللہ تعالی کا عطا کردہ ہے جو نبی ﷺ کے ذریعے انسانیت تک پہنچا ہے۔راقم نے اپنی مقالہ میں قرآن و حدیث میں تعلیم کا مفہوم اہمیت اور معلمین کا کردار اور وسطانوی مدارس میں اسلامیات کے نصاب کا جائزہ ہے۔

نظام تعلیم کے تین بنیادی عناصر ہوتے ہیں لیکن تینوں اپنی زمہ داریوں سے دور ہیں مثال کے طور پر اساتذہ کی ذمہ داری نصاب کی تکمیل اور تربیت ہے لیکن ہمارا نصاب ہمارے نظریاتی طے شدہ اداب سے مطابقت نہیں رکھتا۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جو نظام تعلیم ہم کو وراثت میں ملا وہ نظام مسلمانوں کے نظریات کے مطابق نہیں ہے۔

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔پاکستان کے وجود اور تحفظ کے لیے ایسے نظام کی ضرورت تھی جو قیام پاکستان سے ہم آہنگ ہو۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قائد اعظم کی زیر نگرانی کانفرنس منعقد ہوئی اور اس کانفرنس کی صدارت وفاقی وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن نے کی قائد اعظم نے وفاقی وزیر کو اپنا پیغام پہنچایا اور پیغام یہ تھا کہ ایک خالص اسلامی نظریات سے ہم آہنگ تعلیمی نظام مرتب کیا جائے۔

ا۔انگریز کاش روع سے ہی یہ منصوبہ رہا کہ ہم انگریزی زبان اور یورپ کے علوم وفنون کی اشاعت کریں۔

CC BY

ہندوستان میں گورنر جنرل کی کونسل کے رکن برائے قانون لارڈ میکالے نے برطانیہ کی پارلیمنٹ کے سامنے خطاب کیا جس کا اقتباس یہ تھا میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ ہم ان کا قدیم نظام تعلیم اور تہذیب تبدیل کر دیں لارڈ میکالے کی اس تقریر کے بعد اس کو ہندوستان کے لیے نظام تعلیم مرتب کرنے کا سونپا گیا۔(31)

لارڈ میکالے نے مغربی لا دینی نظام کو ہندوستان میں رائج کرنے کے لیے جو مقاصد بیان کیے تھے وہ آج بھی قابل توجہ ہیں۔

لارڈ میکالے نے رپورٹ مرتب کر کے جو سفارشات پیش کی کہ تعلیم کے لیے ہندو مسلم میں فرق ختم کیا جائے اور تعلیم کے لیے مختص تمام وسائل مرتب کر کے انگریزی تعلیم کے لیے خاص کر دیے جائیں۔لارڈ میکالے نے تقسیم ہند کے بعد واپس جا کر برملا کہا تھا کہ میں اس خطے میں ایسا نظام تعلیم دے آیا ہوں یہ قوم آزاد ہو کر بھی ذہنی غلامی سے نہیں نکل سکے گی۔(32)

حالانکہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ قیام پاکستان کے بعد حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تعلیمی نصاب مرتب ہوتا اور وہ نظام تعلیم رائج ہونا چاہئے تھا جس کی بنیاد سرور کائنات ﷺ نے مکہ اور مدینہ میں تعلیمی مراکز قائم فرما کر تعلیم کا سلسلہ شروع کیا تھا۔پاکستان کے وجود اور تحفظ کے لیے تعلیم اور قیام پاکستان کے مقاصد سے ہم آہنگ نظام تعلیم ناگزیر ہے۔ نظام تعلیم پر لیاقت بلوچ نے ایک مضمون لکھا کہ ملک وملت تعمیر وترقی اس کی فلک بوس عمارتوں، جدید طیاروں بحری بیڑوں، خوبصورت آبشاروں، پہاڑوں، قیمتی لباس تیار کرنے والے کارخانوں، سونا اگلتی زرخیز زمینوں کے بجائے ان ہاتھوں سے عبارت ہو جو ان سب کے پسے پردہ کارفرما ہیں اگر یہ افرادی قوت ان پڑھ کم تعلیم یافتہ ہو تو سارے کارخانے قبرستان اور اگر یہی افراد اعلی جدید اور بامقصد تعلیم قومی نظریات اور غیرت اور حمیت سے آراستہ ہوں تو پیداوار کے انہی مراکز کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔(3)

جو نظام تعلیم ہم کو وراثت میں ملا یہ ہمارے نظریات کے مطابق نہیں ہے۔یہ انگریز کا مرتب شدہ نظام تعلیم ہے جو اُنھوں نے اپنے مقاصد اور اہداف حاصل کرنے کے لیے لاگو کیا تھا۔انگریز کے نظریات کے مطابق مغربی ثقافت آج بھی پوری طرح ہمارے نصاب تعلیم کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔

جس کی جھلک ہمارے ہر دور کی تعلیمی پالیسیوں میں نظر آتی ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص اور اسلامی روح سے الرجک سیکولر لابیوں اور این جی اوز کی غذا سے پروردہ افراد اور گراہوں کی مسلسل یہ کوشش رہی کہ اس ملک سے اسلام، دین، مہذب اور حمیت کو ماننے والوں کو اتنا کمزور اور بے وقعت کر دیا جائے کہ ان کی آواز اور شناخت دب کر رہ جائے ہماری ہر حکومت نے بھی ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں ان کی منگھڑت کہانیوں سے اتنا مرغوب ومتاثر

OPEN ACCESS

ہو چکے ہیں کہ صحیح حقائق اور مستند تاریخی واقعات کی پرواہ کیے بغیر ان کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کے حقیر عزائم اور نا پاک ارادوں کو بروئے کار لانے کے لیے ہماوقت اور ہماجہت کوشاں اور سرگرداں رہیں۔

جب کہ آزاد کشمیر ایک چھوٹا سا خطہ ہے اگر حکومت اس کی تعلیمی ترقی پر توجہ دیتی تو یہ خطہ تعلیمی ترقی پر توجہ دیتی تو یہ خطہ تعلیمی ترقی کے لحاظ سے ایک ماڈل خطہ بن جاتا لیکن ہر آنے والے حکمرانوں نے محکمہ ہی تختہ مشق بنا کر اساتذہ کے تبادلے اور تقرریاں بدوں میرٹ کر کے محکمہ کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ جب کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ دینی تعلیم و تربیت کے لیے اسلامیات کے نصاب کو موثر بنایا جاتا اور اسلامیات کی تدریس کا موثر انتظام ہوتا۔ 1947 سے لے کر آج تک حکومت نے تعلیمی کمیٹیاں ضرور بنوائی لیکن سنجدگی سے اسلامیات کی تعلیم اور اس کے نصاب پر کوئی توجہ نہ دی۔

تجاویز وسفارشات (Recommendations)

۱۔ عصر حاضر میں طلباء کی دینی تعلیم وتربیت میں کمی ہے۔

۲۔ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ غیر مسلم کے دیے ہوئے نظام تعلیم سے اپنے نونہالان کو محفوظ کرتے ہوئے ہادی بر حق حضرت محمد ﷺ کے نقش قدم پر گامزن کریں۔

۳۔ عہد نبوی ﷺ کے منہج تعلیم اور اصلاحی معاشرے کے لیے کیے گئے اقدامات کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب تعلیم مرتب کیا جائے تاکہ طلباء رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو اپنے لیے نمونے کی زندگی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

۴۔ ارباب اختیار کو چاہیے کہ سکولز کالجز کی سطح پر خصوصی تربیتی مراکز قائم کریں۔

۵۔ اصلاح معاشرہ میں طلباء کو دین کے اصل مفہوم سے آگاہ کرنا اور رسول ﷺ سے تعلق جوڑنا طلباء کی توجہ مبذول کروائے تاکہ اصلاح معاشرہ کی جاسکے۔

۶۔ جب کہ ضرورت ایسے اقدامات اور نصاب تعلیم کی ہے کہ اپنے نونہالان کو اس قابل بنائیں کہ وہ کتاب و سنت کے حقیقی داعی بن جائیں نسل نوع کی تعمیر شخصیت کی پہلی ذمہ داری والدین کی ہوتی ہے اس کے بعد یہ ذمہ داری اساتذہ کی ہوتی ہے جن نونہالان کی اس انداز میں تربیت کریں کہ ان کے اندر ایک حقیقی انسانیت کا روپ چڑھ جائے تاکہ وہ نستقبل میں مغربی نظریات کو اپنانے کے بجائے وہ رسول ﷺ کی ذات پاک کو اپنا نمونہ سمجھیں اور ان کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں۔

۷۔ تدریس اسلامیات کے لیے اسلامیات کے ماہر اساتذہ کی تقرری کی جائے تاکہ وہ بہتر انداز میں تعلیم دے سکیں۔

۸۔ اسلامیات میں شامل قرآنی نصاب پورا پڑھایا جائے۔

CC BY

۹۔ آزاد کشمیر کے وسطانوی مدارس میں عربی کو غیر لازمی قرار دیا گیا ہے اس کو لازمی قرار دیا جائے۔

نتائج

۱۔ ماہرین تعلیم و مفکرین اور دانشواروں کی آراء کا تجزیہ کرنے کے بعد مقالہ نگار اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ پاکستان بشمول آزاد کشمیر کی قومی تعلیمی پالیسیاں اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہوں۔

۲۔ آزاد کشمیر کے سرکاری سکولز میں اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۳۔ اجنبی زبانوں کے بجائے اُردو کو ذریعہ تعلیم بنانا ضروری خیال کیا گیا ہے۔

۴۔ وقت کے تقاضوں کے مطابق نصاب تعلیم میں اصلاح اور بہتری کے عمل کو جاری رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ اسلامیات اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے مزید ڈگری سطح پر قرآن و حدیث کی تعلیم دینا انتہائی ضروری ہے۔

---

[1] ۔ مولانا وحید الزماں، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات پبلشرز بک سیلرز ایکسپورٹر، لاہور اشاعت اول 422 1ھ، 2001ء۔

[۴] ۔ القرآن، ۱۴: ۶۸۔

[۵] ۔ القرآن، ۲۵:۷۔

[۶] ۔ القرآن، ۵۸:۱۱۔

۷۔ القرآن، ۳:۱۸۔

۸۔ القرآن، ۲۳:۱۱۵۔

۹۔ القرآن، ۵۱:۵۶۔

۱۰۔ ندوی، جلیل احسن، مولانا، راہ عمل، اسلامک پبلی کیشنز لاہور 1952ء، ص:270

۱۱۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب علم، حدیث:229، 1 / 155

۱۲۔ القرآن، ۱۶:۴۴۔

۱۳۔ پروفیسر نذیر احمد تشنہ، سابق صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ ڈگری کالج بھمبر آزاد کشمیر، غزنی سٹریٹ لاہور، 2005ء۔

۱۴۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، تاریخ اسلامی عہد میں، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2000ء، ص۔

۱۵۔ پنڈت کلہن، اردو ترجمہ، ٹھاکر اچھر اچند شارپوریہ، راج ترنگنی، ترنگ اول، اشلوک، ویری ناگ پبلشرز، 2018، 39-19

[۱۶] ۔ G.M.D Sufi, Islamic Culture in Kashmir , New Delhi light life Publisher, 1973

۱۷۔ مرزا شفیق حسین ، آزاد کشمیر ایک سیاسی جائزہ ، ص ۱۴۔

OPEN ACCESS
CC BY

۱۸۔ سید زاہد حسین نعیمی، **کشمیر جدوجہد آزادی**، تاریخ، ص36، بحوالہ ایم اے خان۔
۱۹۔ ایم اے خان، **کشمیر تاریخ کے آئینے میں**، ص ۲۳۔
۲۰۔ سید آزاد محمود، **تاریخ کشمیر**، ۱:۳۶۔
۲۱۔ طارق، محمد شریف، **جنگ آزادی کی کہانی تاریخ کی زبانی**، فیض اسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی اشاعت اول: 2003، ص 711،710
۲۲۔ محمد دین فوق، **مکمل تاریخ کشمیر**، مشتاق بک کارنر الکریم، اردو بازار لاہور، ص ۲۴۔
۲۳۔ **نفس مصدر**
۲۴۔ گلزار حجازی، **مختصر اور مستند تاریخ کشمیر**، ص ۸۔
۲۵۔ **پروسیڈ پاک ایجوکیشن کانفرنس**، ۱۹۴۷۔
۲۶۔ القرآن، ۲۱:۳۳۔
۲۷۔ خطیب بغدادی، **جامع بیان العلم وفضلہ**، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۲:۱۶۶۔
۲۸۔ القرآن، ۲:۱۲۹۔
۲۹۔ القرآن، ۴۲:۷۔
۳۰۔ القرآن، ۵:۳۔
۳۱۔ القرآن، ۹۶:۴،۳،۲،۱۔
۔ سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث، علی طلب علم، حدیث ۱:۲۲۹۔ [30]
میکالے کا تعلیمی نظام آزاد دائرۃ المعارف۔ [31].
صدیقی، عبدالحمید میکالے کا نظریہ تعلیم، روہیل کھنڈری سوسائٹی، کراچی 1965 [32].